Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۳۲/۶۷ | ۸ شعبان ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۵ وفا ۱۳۵۷ ہش ۔ ۱۵ جولائی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۶۰

بحرِ عرفان کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

قرآن کا پڑھنا یقیناً ایک مقبول عمل ہے اِس لئے قرآن شریف ہمیشہ پڑھتے رہو

تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو

ارشادِ باری تعالیٰ

(۱) وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡہُوۡدًا ﴿۷۹﴾ (بنی اسرائیل آیت ۷۹)

ترجمہ:- اور صبح کے وقت قرآن کے پڑھنے کو بھی لازم سمجھو۔ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً مقبول عمل ہے۔

(۲) فَاقۡرَءُوۡا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ ؕ (المزمّل آیت ۲۱)

ترجمہ:- پس چاہیئے کہ قرآن میں سے جتنا میسّر ہو تم رات کے وقت پڑھ لیا کرو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تَعَاھَدُوا الۡقُرۡاٰنَ فَوَالَّذِیۡ نَفۡسِیۡ بِیَدِہٖ لَھُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِنَ الۡاِبِلِ فِیۡ عُقُلِھَا (بخاری)

ترجمہ:- قرآن شریف ہمیشہ پڑھتے رہو (کیونکہ) قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قرآن آدمیوں کے سینے سے، بندھے ہوئے اُونٹ سے زیادہ، بھاگنے والا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

(۱) "تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدّم رکھیں گے انکو آسمان پر مقدّم رکھا جائیگا۔"

(۲) "حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو، کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا الخیر کلّہ فی القراٰن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدّم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔" (کشتی نوح)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے موجودہ سفر کے لئے احباب خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اِن دنوں تبلیغی اور تربیتی اغراض کے لئے بیرونِ ملک تشریف لے گئے ہیں۔ اِن دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں۔

آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور کے اِس سفر کے غلبۂ اسلام کے حق میں عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ ار وفا۔ کل بروز جمعۃ المبارک محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیرِ مقامی کے زیرِ ارشاد جامع مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھائی۔ آپ نے سورہ آلِ عمران کے چودھویں رکوع کی آیات ۱۳۳ تا ۱۳۷ تلاوت فرمائیں اور پھر دل نشین پیرایہ میں ان کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور اس کی جزا کے طور پر بخشش اور جنّت کی انہیں بشارت دی ہے اور بتایا ہے کہ متقیوں کی یہ خصوصیات ہوتی ہیں کہ وہ خوشحالی اور تنگ دستی کے دونوں زمانوں میں خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اپنے غصّوں کو نہ صرف دباتے ہیں بلکہ لوگوں سے معافی اور درگذر کا سلوک کرتے ہیں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ لفظ اطاعت کا مادہ طوعٌ ہے جس کے معنے دلی رغبت اور خوش دلی کے ساتھ کام کرنے کے ہیں گویا خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان دلی

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سیّد عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۹ر شعبان ۱۳۹۸ھ
۱۵ر وفا ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتی کمزوری کو قوت میں بدلنے والا بنیادی وصف

انبیاء کرام علیہم السلام کے جو حالات و واقعات قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں وہ اس امر پر گواہ ہیں کہ جب بھی خدا تعالیٰ کا کوئی مامور دنیا میں مبعوث ہوا اس کے ماننے والے ابتداءً انتہائی کسمپرسی کی حالت میں ہوتے تھے جبکہ اُن کے مخالفین نہ صرف تعداد میں بہت زیادہ ہوتے تھے بلکہ انہیں اپنی قوت و طاقت اور مال و دولت پر بہت گھمنڈ ہوتا تھا اور وہ مامورین الٰہی کے متبعین کو غربت و ناداری اور بے بسی و بےکسی کا طعنہ دیا کرتے اور کہا کرتے تھے کہ دونوں کی ظاہری حالت ہی اس امر پر گواہ ہے کہ دونوں میں سے کون حق پر ہے اور کون ناحق پر۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ دیا ہے کہ جتھہ اور قوت و غلبہ مٹنے والی چیزیں ہیں۔ جو چیز بہتر قائم رہنے والی اور قیام و دوام بخشنے والی ہے وہ اعمالِ صالحہ ہیں۔ چونکہ مخالفینِ حق اپنی گمراہی اور بے راہ روی کی وجہ سے اعمالِ صالحہ بجالانے سے محروم ہیں اس لئے ان کا جتھہ اور ان کی قوت و طاقت گھٹتی اور کم ہوتی چلی جائے گی جبکہ مامور من اللہ کے متبعین اعمالِ صالحہ بجالانے کے نتیجہ میں بڑھتے اور ترقی کرتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ غلبہ اور قیام دوام انہیں کے حصہ میں آئے گا اور نسلاً بعد نسلٍ وہی اس کے وارث بنتے چلے جائیں گے چنانچہ جب کفارِ مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے کمزور و بےکس مٹھی بھر صحابہؓ کو کمزوری اور بے بسی و بےکسی کا طعنہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس طعنہ کے جواب میں فرمایا:۔

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئْيًا ۝ قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُندًا ۝ وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝

(مریم آیات ۷۴ تا ۷۷)

ترجمہ:۔ اور جب انہیں ہماری کھلی کھلی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں (بتاؤ تو) ہم دونوں فریق میں سے کونسا فریق درجہ کے لحاظ سے اور ہم جلیسوں کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے اور ہم نے ان سے پہلے بہت سے زمانوں کے لوگوں کو ہلاک کیا ہے جو سامانوں کے لحاظ سے ان لوگوں سے اچھے تھے۔ تو کہدے کہ جو شخص گمراہی میں (پڑا) ہو (خدائے) رحمٰن اُسے ایک عرصہ تک ڈھیل دیتا جاتا ہے یہاں تک کہ جب ایسے لوگوں کے سامنے وہ عذاب آجائے گا جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا تھا (یعنی) یا دنیوی عذاب یا (کامل تباہی) کی گھڑی۔ اس وقت وہ جان لیں گے کہ کون شخص مکان کے لحاظ سے بدتر اور دوستوں کے لحاظ سے کمزور ہے۔ اور اللہ ہدایت یافتہ لوگوں کو ہدایت میں بڑھاتا جائے گا اور باقی رہنے والے نیک اعمال خدا کی نظر میں سب سے بہتر شے ہیں جزاء کے لحاظ سے بھی اور انجام کے لحاظ سے بھی۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اہلِ حق کے مقابلہ میں مخالفینِ حق کا اپنے جتھے اور قوت و طاقت پر گھمنڈ محض بیکار ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں ان کا جتھہ اور ان کی قوت و طاقت اور ظاہری سامانوں کی کثرت کسی کام نہیں آتی اور وہ حق کو مٹانے کے مقصد میں یکسر ناکام رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اعمالِ صالحہ سے یکسر عاری ہوتے ہیں۔ اس کے بالمقابل اہلِ حق اپنی کمزوری اور بےبضاعتی کے باوجود غلبۂ حق کے مقصد میں بالآخر کامیاب رہتے ہیں اس لئے کہ وہ اعمالِ صالحہ بجالانے میں ایک ممتاز مقام پر فائز ہوتے ہیں۔ ان کی اصل قوت اور طاقت خاص عزم و تعہد کے ساتھ ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجالانے میں مضمر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اعمالِ صالحہ کو قبول کر کے انہیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا چلا جاتا ہے جس کی وجہ سے اُن کا قدم ہر آن ترقی کی طرف بڑھتا رہتا ہے اور وہ اپنی کمزوری اور بےبضاعتی کے باوجود ایک کامیابی کے بعد دوسری کامیابی سے ہمکنار ہوتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان کی قلت کو کثرت میں اور ان کی کمزوری کو قوت میں تبدیل کر دکھاتا ہے اور اس طرح حق پورے طور پر غالب آجاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝

پس مومنوں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ بالخصوص ایسی حالت میں جبکہ وہ مادی لحاظ سے کمزور اور مغلوب ہوں اپنے مومن ہونے کا ثبوت بڑھ چڑھ کر اعمالِ صالحہ بجالا کر دیں۔ اگر وہ ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجالائیں گے تو انہیں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہوتی چلی جائے گی اور وہ اپنی کمزوری اور بےبضاعتی کے باوجود غلبۂ حق کے مقصد میں کامیاب ہوئے بغیر نہ رہیں گے۔ محض ایمان کا دعویٰ کرنا اور اعمالِ صالحہ نہ بجالانا کسی کام نہیں آتا بلکہ یہ چیز خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب بنتی ہے۔ مامورینِ الٰہی کا سب سے عظیم کارنامہ ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے متبعین کو ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجالانے کے جذبہ و جوش سے مالامال کر دکھاتے ہیں۔ ان کا یہ وصف ہی ان کی کمزوری کو قوت میں بدل کر ان کی کامیابی اور فائز المرامی کا موجب ثابت ہوتا ہے ٭

وہ اہلِ دانش کو دینِ اسلام کے قرینے سکھا رہے ہیں

خدا کے بندے رسولِ بطحا کے نور سے جگمگا رہے ہیں
کہیں مساجد کہیں مدارس کہیں مراکز بنا رہے ہیں
دیارِ مغرب میں دینِ اسلام کے وہ پرچم اُڑا رہے ہیں
وہاں کے ظلمت کدوں میں توحیدِ حق کی شمعیں جلا رہے ہیں
سمجھتے تھے جو صلیب ہی میں نجات اپنی، اُنہیں کو اب ہم
چھڑا کے تثلیث سے رسولِ عربؐ کا کلمہ پڑھا رہے ہیں
جنہیں تھا دعویٰ وہ اہلِ مشرق کے دین و دُنیا کے راہنما ہیں
بفضلِ مولیٰ اُنہیں کی بگڑی اب اہلِ مشرق بنا رہے ہیں
مسیح و مہدی کے "نافلہ" جانشینِ شاہنشہِ دو عالم
جناب ناصر پھر ارضِ یورپ کی مُردہ روحیں جِلا رہے ہیں
صداقتوں کے خزانے اُترے تھے ارضِ بطحا میں جو فلک سے
اُنہیں وہ باشندگانِ یورپ میں نگری نگری لُٹا رہے ہیں
بحیثیت ایک مشفق و مہربان دانائے عصرِ حاضر
وہ اہلِ دانش کو دینِ اسلام کے قرینے سکھا رہے ہیں
"تمہاری سب مشکلات کا حل رسولِ یثرب کے دین میں ہے"
یہ مژدہ جانفزا وہ پھر بار بار اُن کو سُنا رہے ہیں
دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدائے واحد سے لَو لگا لو
وگرنہ شرک کی بدولت دن بُرے تمہارے بھی آ رہے ہیں
نہیں کوئی اُس کو جننے والا کسی کو اُس نے جنا نہیں ہے
وہ مفتری ہیں جو ابنِ مریم کو اُس کا بیٹا بنا رہے ہیں
صلیب سے بچ کے ارضِ کشمیر کی طرف کر گئے تھے ہجرت
وہی مسیحا کہ جن کو کچھ لوگ آسمان پر چڑھا رہے ہیں
بھڑک اُٹھا اُس کا قہر جس دن تمہارے ایوان پھونک دیگا
منالو اُس کو وگرنہ ہم تو یہی قرائن بتا رہے ہیں
لرز اُٹھوگے بس ایک ہی صوتِ آسمانی کی ضرب پر تم
نہ کام آئیں گے حیلے جو پیشوا تمہارے بنا رہے ہیں
تمام ادیان کے مقابل ہے دینِ اسلام دینِ کامل
مخالف اس دین کے یونہی ٹھوکریں اندھیروں میں کھا رہے ہیں
ہے احمدیت سفینۂ نوحؑ ناخدا اِس کا خود خدا ہے
ہزار طوفاں ہوں فرشتے اسے کنارے لگا رہے ہیں

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلِ کشمیر اسرائیلی الاصل ہیں

ایک تاریخی حقیقت اور اس کا اعتراف:

مکرم بشیر احمد صاحب زاہد، قلعہ صوبہ سنگھ:

جناب محمد عبداللہ قریشی صاحب لکھتے ہیں:-

"اقبال کشمیریوں کو یہودی تصور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کی عادات و خصائل اور شکل و شمائل افغانوں سے ملتے ہیں جو بنی اسرائیل ہیں اور اس معاملے میں ان کو یہاں تک غلو تھا کہ ایک مرتبہ انہوں نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کے پاس ایک یادداشت بھیجنی چاہیئے جس کا مضمون یہ ہو کہ تم بنی اسرائیلی ہو اور کشمیر کے لوگ بھی — ان کو دوہری غلامی سے نجات دلا کر نیکی اور بھلائی کی مستقل یادگار چھوڑ جاؤ۔"

(ماہنامہ ادبی دنیا۔ مارچ ۱۹۶۹ء)

علامہ ڈاکٹر اقبال جناب مولوی نجم الغنی رامپوری کو لکھتے ہیں:-

"اخبار الصنادید کی دو جلدوں کے لئے سراپا سپاس ہوں ..... قوم افغان کی اصلیت پر آپ نے خوب روشنی ڈالی ہے۔ کشمیری غالباً اور افاغنہ یقیناً اسرائیلی الاصل ہیں۔ قاضی امیر احمد شاہ رضوانی جو خود افغان ہیں۔ ایک دفعہ مجھ سے فرماتے تھے کہ لفظ فغ —— تیلم فارسی میں بمعنی بت آیا ہے۔ اور افغان میں الف سالبہ ہے چونکہ ایران میں بود و باش رکھنے کے وقت افغان بت پرست نہ تھے اس واسطے ایرانیوں نے انہیں افغان کے نام سے موسوم کیا ہے۔"

(انوار اقبال صفحہ ۲۸۲)

پھر لکھتے ہیں:-

"میرے خیال میں حال کی پشتو زبان میں بہت سے الفاظ عبرانی اصل کے موجود ہیں۔ اگر تحقیق کی جائے تو مجھے یقین ہے بہت بار آور ہوگی۔"

(انوار اقبال صفحہ ۲۸۲)

علامہ اقبال کے ان بیانوں سے ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک کشمیری اور افغان دونوں ہی بنی اسرائیل ہیں۔ کشمیریوں اور افغانوں کا اسرائیلی الاصل ہونا وہ اصل ہے جس پر حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس امر کی بنیاد رکھی تھی کہ چونکہ بنی اسرائیل کے دس قبائل کو بخت نصر کے عہد حکومت میں فلسطین سے جلا وطن کر دیا گیا تھا اس لئے وہ لوگ وہاں سے تتر بتر ہو کر افغانستان اور کشمیر آباد ہو گئے تھے۔ جن کی ہدایت و رہنمائی کے لئے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے حادثہ صلیب کے بعد چھپتے چھپاتے سفر اختیار کیا تھا اور بالآخر آپ اپنے فرض منصبی کو ادا کرنے کے بعد طبعی موت مرے اور محلہ خانیار سرینگر کشمیر میں دفن ہوئے جہاں آپ کا مقبرہ اب بھی زیارت گاہ خاص و عام بنا ہوا ہے۔

حضور علیہ السلام اپنی شہرۂ آفاق کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں رقم طراز ہیں:-

"بنی اسرائیل کے وہ دس فرقے جن کو شالمنسر شاہ اسور سامریہ سے سات سو اکیس (۷۲۱) برس پیشتر اسیر کر کے لے گیا۔ آخر وہ ہندوستان کی طرف آ کر اس ملک کے متفرق مقامات میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور ضرور تھا کہ مسیح اس سفر کو اختیار کرتا کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی اس کی نبوت کی علت غائی تھی کہ وہ ان گم شدہ یہودیوں کو ملتا جو ہندوستان کے مختلف مقامات میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ وجہ یہ کہ درحقیقت وہی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں تھیں ...... چنانچہ ڈاکٹر برنیئر نے بھی اپنی کتاب وقائع سیر و سیاحت میں کئی اہل علم کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ کشمیر کے باشندے دراصل یہودی ہیں کہ جو تفرقہ شاہ اسور کے ایام میں اس ملک میں آ گئے تھے"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۵)

پھر لکھتے ہیں:-

"حضرت مسیح علیہ السلام کا نصیبین کی طرف سفر کرنا اس غرض سے تھا کہ تا فارس کی راہ سے افغانستان میں آویں اور ان گم شدہ یہودیوں کو جو آخر افغان کے نام سے مشہور ہوئے حق کی طرف دعوت کریں۔ افغان کا نام عبرانی معلوم ہوتا ہے جو لفظ ترکیبی ہے جس کے معنی بہادر ہیں"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۶۷)

حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں مختلف تاریخی تمدنی اور لسانی شواہد کی بنا پر روز روشن کی طرح یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ کشمیری اور افغان دراصل یہودی الاصل ہیں اور بنی اسرائیل ہیں جن کی ہدایت کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام اس علاقہ میں تشریف لائے تھے کیونکہ ان کا اپنا دعویٰ تھا کہ میں بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی طرف آیا ہوں۔

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں:-

(ا) "میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس گلہ کی نہیں ہیں مجھے ان کو بھی لانا ہے اور وہ میری آواز کو سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ ہو گا اور ایک ہی چرواہا ہو گا۔" (یوحنا ۱۰/۱۶)

(ب) "میں بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی اور کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"

(متی ۱۵: ۲۴)

چنانچہ یہ وہی بنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑیں تھیں جن کی بابت ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ وہ بخت نصر کے عہد حکومت میں کشمیر اور افغانستان آ بسی تھیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام حادثہ صلیب کے بعد ان کی طرف مامور ہو کر تشریف لاتے اور وہ آپ کی سنتیں اور مانتیں تا "ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا" والی پیشگوئی پوری ہوتی جو آپ کی بعثت اور ماموریت کی علت غائی تھی۔

لہٰذا یہ خیال کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام حادثہ صلیب سے قبل یا بعد آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے تھے درست نہیں ہے۔ علامہ اقبال بھی ان میں سے کسی ایک خیال کو صحیح تسلیم نہیں کرتے تھے۔ آپ اول الذکر خیال یعنی حضرت مسیح علیہ السلام حادثہ صلیب سے قبل ہی آسمان پر اٹھا لئے گئے تھے — کے خلاف یوں اظہار کرتے ہیں فرمایا:-

"جہاں کی روح رواں لا الٰہ الا اللہ
مسیح و میخ و چلیپا یہ ماجرا کیا ہے"

(بال جبریل)

جناب عبدالرحمٰن صاحب طارق اس کی شرح میں لکھتے ہیں:-

"جب اس جہان کا مقصد تخلیق اور اس کی روح رواں فقط توحید باری تعالیٰ اور عبادت حق ہے تو پھر مسیح ابن مریم کو تبلیغ حق، توحید اور تلقین ایمان و تقویٰ کے جرم میں میخ و چلیپا (صلیب، میخوں) سے دو چار ہونا پڑا؟"

(اشارات اقبال صفحہ ۲۱۷)

علامہ ایک اور جگہ کہتے ہیں:-

"کبھی صلیب پہ اپنوں نے مجھ کو لٹکایا
کیا فلک کو سفر چھوڑ کر زمیں میں نے"

(بانگ درا)

فلک کی طرف سفر سے مراد الزامات سے بریت اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں مسیح علیہ السلام کے درجات کی بلندی ہے کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ انہوں نے سرسید احمد خاں مرحوم کی وفات پر اپنے استاد جناب میر حسن شاہ صاحب کے کہنے پر جس آیت کریمہ سے ان کی تاریخ وفات نکالی تھی وہ خود حضرت مسیح علیہ السلام کی طبعی موت پر برہان ناطق ہے۔

جناب فقیر سید وحید الدین فقیر صاحب رقم فرماتے ہیں:-

"ڈاکٹر صاحب کی نکالی ہوئی تاریخ وفات سرسید احمد خاں کی مزار پر کندہ کرائی گئی ہے جو اب موجود ہے ...... ڈاکٹر صاحب نے قرآن پاک کی آیت سے نکالی —

"اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وَ مُطَهِّرُكَ" (مسیح ۱۳۱۵ھ) — یہ آیۂ مبارکہ سورۂ آل عمران (پارہ تلک الرسل) کا ایک جزو ہے اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے خداوند قدوس کی اس خوشخبری کا اظہار کیا گیا ہے جس میں یہ یقین دلایا گیا ہے کہ وہی موت دینے والا ہے اور وہی درجات بلند کرنے والا اور پاک کرنے والا (الزام اور بہتان طرازیوں سے) یہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام کی شان رفعت اور سیرت و کردار کی پاکیزگی کو بھی ظاہر کرتی ہے اور ان کے تہمت لگانے والوں کے مقابلہ میں کھلا چیلنج ہے۔
(روزگار فقیر جلد ۲ صفحہ ۱۲۸)

علامہ اقبال کے ان جملہ بیانوں سے اظہر من الشمس ہے کہ:-

(۱) کشمیری اور افغان یہودی الاصل اور بنی اسرائیلی تھے۔
(۲) حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودیوں نے صلیب پر لٹکایا تھا۔
(۳) حضرت مسیح علیہ السلام طبعی موت مر چکے ہیں۔
(۴) "مُتَوَفِّيكَ" کے معنی "تجھے موت دینے والا" کے ہیں۔
(۵) "رَافِعُكَ اِلَيَّ" سے مراد اللہ تعالیٰ کی جناب میں عیسیٰ علیہ السلام کی شان کا بلند ہونا ہے۔

احمدیوں کی لندن کانفرنس پر مسیحی ردِ عمل

محترم مولانا سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی)

پادری کے ایل ناصر ایم اے آنرز روڈی سوڈا گوجرانوالہ "ادارہ تجلی" کے نام عنوان مندرجہ بالا سے ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء کو ایک مکتوب میں لکھتے اور اس کو ماہنامہ "کلام حق" گوجرانوالہ میں شائع کرتے ہیں۔ اس کے بعض فقرے ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہیں:-

"غیر مذاہب اور احمدیت نے یورپ اور انگلستان پر بھرپور حملہ کر دیا ہے۔ لیکن کیا آپ ایسے مجاہد اور غیور اور دردمند مسیحی خاموش رہیں گے...... اب لندن میں احمدی ایک نیا ڈرامہ رچا رہے ہیں۔ کلام حق ان پر متواتر تبصرہ کر رہا ہے۔ اگر تجلی کی سرکردگی میں احمدیوں کے قلعہ پر جوابی کارروائی نہ کی گئی تو یہ ہماری شکست ہوگی۔ وہ انگلستان جا کر مسیح خداوند کی صلیب کی تذلیل کرنے پر کمربستہ ہیں کیا آپ حضرات خاموش رہیں گے ان دنوں میں آپ بھی مسیح خداوند کی صلیبی موت کے اثبات پر کانفرنس کا اہتمام کریں......... احمدیوں کے مقابلہ میں خاموشی اپنی شکست کے مترادف ہے۔ انگلستان اور یورپ کے مسیحیوں کو تیار کریں وہ بھی اس قسم کی کانفرنس کا اہتمام کریں۔"

(ماہنامہ کلام حق گوجرانوالہ ماہ اپریل ۱۹۷۸ء صفحہ ۴)

کیا یہ کسرِ صلیب کا بیّن اقرار و اعتراف نہیں؟ کیا وہ وقت تھا کہ انگلستان اور یورپ کے مسیحی پادری اور مناد اس ملک ہندوستان میں آکر اسلام پر حملہ آور تھے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر صلیب کا جھنڈا گاڑنے کے خواب دیکھا کرتے تھے۔ مگر آج یہ وقت ہے کہ کاسرِ صلیب نے ایسے دلائل قاطعہ سے عیسائیت پر یلغار کی کہ اب عیسائیوں کو اسی انگلستان اور یورپ میں دفاع کے لئے مجبور ہونا پڑا اور مقابلہ کے لئے دوسروں سے امداد طلب کی جاتی ہے کہ اگر ہم خاموش رہے تو یہ ہماری شکست ہوگی۔"

مسیح کی صلیبی موت کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے زبردست دلائل دیئے کہ عیسائی پسپا ہو چکے اور اب احمدیت کی یلغار سے بچنے کی سکیمیں سوچنے کی فکر میں مبتلا ہیں۔

سچ ہے:-
"جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا"

قسط ۲

میرے والد مرحوم

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ

میرے والد صاحب مرحوم کو اپنی اولاد کے سلسلہ میں کافی صدمات سے دوچار ہونا پڑا لیکن انہوں نے ان صدمات پر اللہ تعالیٰ سے قطعاً گلہ یا شکوہ کبھی نہیں کیا تھا ۱۹۵۴ء میں میرے بڑے بھائی شیخ محمد ابراہیم صاحب عین عالم شباب میں نزف دم سے فوت ہو گئے۔ والد صاحب کی عمر اس وقت ۷۴ سال تھی لیکن آپ نے اس صدمہ کو نہ صرف یہ کہ نہایت صبر سے برداشت کیا بلکہ اس بھائی کے یتیم بچوں اور بیوہ کو پالنے کے لئے آپ نے پھر کپڑے کا کاروبار شروع کر دیا لیکن آخری صدمہ جو آپ کو پہنچا وہ میرے سب سے چھوٹے بھائی محمد یعقوب کی عالم جوانی میں گمشدگی کا تھا جو ۱۹۶۵ء کے آغاز میں لاہور میں واقع ہوئی میرا یہ بھائی اپنے سائیکل پر کپڑے کا کاروبار کرتا تھا کہ ایک دن اچانک شہر لاہور میں بمعہ سامان و سائیکل گم ہو گیا اور آج تک اس کا سراغ نہیں ملا۔ اس جانگسل واقعہ کی وجہ سے والد صاحب کو از حد صدمہ ہوا کیونکہ اس نے بھی اپنے پیچھے تین بچے اور ایک بیوہ چھوڑی اور اب بظاہر کوئی اور ذریعہ آمد بھی نہ تھا اس وقت والد صاحب کی عمر ۸۵ سال کی تھی۔ میں ان دنوں کینیا میں (مشرقی افریقہ) مشن کا انچارج تھا۔ والد صاحب نے نہایت گھبراہٹ کے عالم میں مجھے خط لکھا۔ میں نے سب حالات مرکز کو لکھے اور مرکز نے مجھے واپس آنے کی اجازت دے دی۔ لیکن میں وہاں ابھی ٹکٹ کا منتظر ہی تھا کہ میرے چچا میاں امام الدین صاحب جو اپنے بیٹے محمد صادق صاحب کے پاس ربوہ میں مقیم تھے اچانک بعارضہ فالج بیمار ہو کر صرف چند روز میں ہی اللہ کو پیارے ہو گئے اور اس طرح صرف دو اڑھائی ماہ کے اندر اندر یہ دو صدمے میرے والد صاحب کے لئے جان لیوا ثابت ہوئے اپنے بھائی کی وفات سے صرف دو ہفتہ بعد ہی وہ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے میری واپسی سے قبل ہی اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اور میں ان کا آخری دیدار بھی نہ کر سکا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

میری والدہ صاحبہ مرحومہ نے بھی وصیت کر رکھی تھی اور ۱۹۴۷ء کے خونین ہنگامہ سے صرف دو ہفتہ پہلے آپ نے لاہور میں وفات پائی اور اس طرح بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہو گئیں۔

میرے والد صاحب مرحوم کئی خوبیوں کے مالک تھے جن میں سے ایک عرق جبین سے رزق حلال کھانا تھا جس پر وہ ساری عمر عامل رہے آخر عمر میں ہم نے انہیں بہت مجبور کرکے کاروبار سے روکا اور وہ ربوہ میں آکر میرے بیوی بچوں کے پاس رہائش پذیر ہو گئے اور میرے بیوی بچوں نے ان کی جی بھر کر خدمت کی جس سے میرے والد صاحب بہت خوش تھے

دوسری خوبی میرے والد صاحب کی یہ تھی کہ آپ کسی شخص کے ساتھ برائی میں ہرگز راضی نہ تھے۔ آپ کو سلسلہ سے بے حد محبت تھی اور خاص طور پر مجھے خود قادیان اس لئے لے کر گئے تھے کہ تا میں علم دین حاصل کرکے سلسلہ کا خادم بنوں سو الحمد للہ کہ انہوں نے مجھے سالہا سال تک اس خدمت پر مامور دیکھا اور ان کی وفات بھی ایسے وقت میں ہوئی کہ میں میدان جہاد ہی میں تھا۔ اور اگرچہ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ میں بوقت وفات ان کے جنازہ کو کندھا نہ دے سکا لیکن اس بات سے خوش ہوں کہ میں اس وقت اس خدمت پر مامور تھا جس کے لئے وہ خود مجھے قادیان لے کر گئے تھے۔

ایک اور نمایاں خوبی میرے والد صاحب کی یہ تھی کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم بعنوان "خدا تعالیٰ کا شکر اور دعا بزبان ام المومنین رض" زبانی بھی تقریباً ساری کی ساری یاد کر رکھی تھی اور اسے سارا دن گاہ بگاہ با آواز بلند پڑھتے رہتے اور ہم سب کے لئے کثرت سے دعائیں کرتے تھے اور ان کی یہ دعائیں ہی ہمارا سہارا تھیں۔ ایک ناقابل تلافی نقصان ہے جس سے ہم اس وقت محروم ہیں۔

میرے والد صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے میرے اور میری تین بہنوں کے علاوہ متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب احمدی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میرے والدین کی مغفرت فرمائے ان کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ہمیں ان کے لئے اسی طرح دعا کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے جس طرح وہ اپنی زندگی میں ہمارے لئے کیا کرتے تھے۔ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کیلئے مخلصانہ پیشکش

تحریک جدید کے سالِ رواں ۳۶/۳۷ میں جماعت احمدیہ کوئٹہ کے جن مخلصین کی طرف سے معاونین خصوصی کے معیار کی قربانی پیش کی گئی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ (دفتر اوّل و دوم میں ایک ہزار یا اس سے زائد اور دفتر سوم میں کم از کم پانچ صد کی قربانی معیار معاونین خصوصی کا درجہ رکھتی ہے)۔

۱۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت	کوئٹہ	۲۶۰۰/-
۲۔ " " محمد اقبال صاحب	"	۱۵۰۰/-
۳۔ " مرزا محمد ارشد صاحب	"	۱۵۵۰/-
۴۔ " ملک ممتاز احمد صاحب	"	۱۸۲۵/-
۵۔ " قمر الزمان صاحب عابد	"	۱۰۱۵/-
۶۔ " قریشی آفتاب احمد صاحب	"	۱۰۷۰/-
۷۔ " میجر احیاء الدین صاحب	"	۱۰۱۰/-
۸۔ " کرنل عبد الوہاب صاحب	"	۱۳۲۰/-
۹۔ " نصیر احمد صاحب فاروقی	"	۷۳۸/-
۱۰۔ " شیخ رشید احمد صاحب	"	۶۵۰/-
۱۱۔ " " مسعود جاوید صاحب	"	۶۰۰/-
۱۲۔ " عبد الرؤف صاحب لودھی	"	۶۰۰/-
۱۳۔ " چوہدری سمیع اللہ صاحب	"	۵۷۵/-
۱۴۔ " ایم۔عطاء اللہ صاحب بھیروی	"	۵۵۰/-
۱۵۔ " میجر محمد افضل صاحب طفیل کاہلوں	"	۵۲۵/-
۱۶۔ " " انتصار احمد صاحب	"	۵۵۰/-
۱۷۔ " ملک عبد الرحمن صاحب	"	۵۴۰/-
۱۸۔ " شیخ منصور جاوید صاحب	"	۵۰۰/-
۱۹۔ " اسد اللہ خان صاحب	"	۵۰۰/-
۲۰۔ " میاں رشید احمد صاحب	"	۵۰۰/-
۲۱۔ " میجر نسیم اختر صاحب سیفی	"	۵۱۰/-
۲۲۔ " کرنل عزیز الملک صاحب	"	۵۰۰/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلانات دار القضاء

مکرم مقبول احمد صاحب بھٹی C-14 لنک نہر کالونی منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری برکت اللہ صاحب بھٹی ولد مولوی نور احمد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۸/۲۲ واقع محلہ دار الیمن ربوہ والد صاحب مرحوم اور منظور احمد صاحب کے نام بحصہ مساوی الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) ممتاز احمد صاحب (۲) اعجاز احمد صاحب (۳) ارشد اللہ صاحب۔ پسران مرحوم۔ (۴) رضیہ بیگم صاحبہ (۵) مقبول بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔

استدعا ہے کہ قطعہ مذکور میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین مرحوم کے تمام وارثان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد اور جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی کے ایک مخلص احمدی چوہدری ظہور الدین صاحب ایک حادثہ کے نتیجہ میں ۹ رجون ۷۰ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم نے چار لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کی اولاد کو اپنی حفاظت میں رکھے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(اسد ظہور۔ سیالکوٹ چھاؤنی)

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مکرم عبد المنان صاحب آئس کریم ورکس گول بازار ربوہ			۴۸-۰۰
۲۔ " سید ولی اللہ شاہ صاحب نیرو بی ہاؤس	"	"	۴۷-۰۰
۳۔ " میاں خدا بخش صاحب جمال بیکری	"	"	۲۰-۰۰
۴۔ " میاں عبد السلام و عبد المنان ناصر صاحبان پاک گولڈ سمتھ	"	"	۶۴-۰۰
۵۔ " مرزا محمد حیات صاحب دواخانہ رفیق حیات	"	"	۱۳-۰۰
۶۔ " عبد الرشید صاحب کباب فروش	"	"	۱۳-۰۰
۷۔ " ناصر احمد صاحب گھڑی ساز	"	"	۱۹-۰۰
۸۔ " عبد المجید صاحب برقیات	"	"	۱۸-۰۰
۹۔ " محمد اسلم صاحب مکینک ورکشاپ	"	"	۱۴-۰۰
۱۰۔ " فہیم احمد صاحب آئس کریم فروش	"	"	۲۹-۰۰
۱۱۔ " سردار محمد صاحب برادرز ٹیلرز	"	"	۱۲-۰۰
۱۲۔ " قریشی محمد اکمل صاحب افضل برادرز	"	"	۱۵-۰۰
۱۳۔ " محمد سعید صاحب پھل فروش	"	"	۱۲-۰۰
۱۴۔ " خواجہ عبد المنان صاحب پان فروش	"	"	۱۰-۰۰
۱۵۔ " صوفی محمد حسین و عبد الحمید صاحبان پھل فروش	"	"	۱۷-۰۰
۱۶۔ " محمد صادق صاحب ندیم بک سٹال	"	"	۲۱-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

شکر گزاری کا مقام نہایت قابلِ رشک مقام ہے

ارشادِ ربانی ہے۔ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۞ (۲۷:۷۴) ترجمہ:۔ اور تیرا رب تو انسانوں پر بہت فضل کرنے والا ہے لیکن ان (انسانوں) میں سے اکثر شکر بجا نہیں لاتے۔

گویا اکثر و بیشتر لوگ شکر گزاری کا حق ادا نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حقیقی طور پر شناخت کرنے والے اور شکر گزاری کا حق ادا کرنے والے لوگ مثل نادر کم ہوتے ہیں۔ ہماری جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ہونے والے فضلوں کو ہر دم یاد کرتا رہے اور حق شکر گزاری میں کوتاہی نہ کرے۔

ان اغراض کی تکمیل کے لئے مرکز کی طرف سے شکرانہ فنڈ قائم ہے۔ احباب ایسی کامیابیوں اور خوشیوں کے مواقع پر اس فنڈ میں شکرانہ کی رقوم و عطیہ جات بھجوا کر ثوابِ دارین حاصل کریں تاکہ یہ رقوم امام وقت کی منشاء مبارک کے مطابق مستحقین میں تقسیم ہوں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے احسانات کی شکر گزاری کا فریضہ بااحسن وجوہ انجام پذیر ہو۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ آف کوٹ سردار خان ضلع سیالکوٹ مبلغ ۱۵۰/- روپے مساجد فنڈ میں ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں کہ میرے شوہر چوہدری مبشر احمد صاحب بیرون ملک گئے ہوئے ہیں۔ ان کی کامیابی نیز میرے بچوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر رہے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

۲۔ میرا بیٹا عزیزم شیخ محمود احمد رشید اور دختر عزیزہ قدسیہ رشید علی الترتیب بی۔ایس سی اور میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(شیخ جمیل احمد رشید ۱-8-187 گلبرگ III لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہد فی سبیل اللہ کون ہیں؟

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اپنے ایک پیغام میں فرماتے ہیں:۔

"اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاد بالسیف کی جگہ جہاد تبلیغ اور جہاد بالنفس کا دروازہ کھولا ہے۔ اور تبلیغ ہو نہیں سکتی جب تک روپیہ نہ ہو۔ کیونکہ تنظیم بغیر روپیہ کے نہیں ہو سکتی۔ پس آپ لوگ اس زمانہ کے مجاہد ہیں۔ اور وہی ثواب جو پہلوں کو ملا آپ کو مل سکتا ہے اور مل رہا ہے۔ پس اپنے کام کو خوش اسلوبی سے کریں اور دوسروں کو سمجھائیں کہ آپ لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہو جائیں۔"

جس طرح جہاد بالسیف کرنے والا ایک لحظہ کے لئے غفلت کا شکار نہیں ہو سکتا مالی جہاد کرنے والوں کے لئے بھی اشد ضروری ہے کہ وہ چندہ جات کی ادائیگی میں کوتاہی نہ برتیں بلکہ بروقت ادائیگی کریں۔ نیز سیکرٹریانِ مال اور متعلقہ عہدیداروں سے بھی گذارش ہے کہ وہ چندہ جات کو حسب قواعد جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں مجاہد فی سبیل اللہ بننے کی توفیق عطا فرماوے اور ہمیشہ ہر کوتاہی اور غفلت سے بچاتے ہوئے اپنے سایۂ عاطفت میں رکھے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

وعدہ جات چندہ تحریک جدید کا ٹارگٹ ــ پندرہ لاکھ روپے

پندرہ لاکھ روپیہ کا ٹارگٹ وعدہ جات چندہ تحریک جدید کے لئے ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے تین سال ہوئے مقرر فرمایا تھا۔ یہ دراصل ایک قدیم ٹارگٹ کی یاد دہانی ہے جسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حسب ذیل ارشاد میں مقرر فرمایا۔

"ہر احمدی فیصلہ کر لے کہ اُس نے بہرحال اِس تحریک میں حصہ لینا ہے حتّٰی کہ کوئی جماعت بھی ایسی نہ ہو جس کے سارے کے سارے افراد تحریک میں شامل نہ ہوں۔" (اخبار المصلح ۱۳/۱/۵۴)

اس قدیم ٹارگٹ پر عمل کر کے اگر ہر جماعت کے جملہ افراد چندہ تحریکِ جدید میں شامل ہو جائیں تو جدید ٹارگٹ یعنی پندرہ لاکھ روپیہ پاکستانی جماعتوں سے حاصل کر لینا کوئی مشکل امر نہیں۔ جماعتوں کے سیکرٹریان تحریکِ جدید اسے پیشِ نظر رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

انصار اللہ کے زعماء کرام سے اپیل

ہمارے مالی سال کا نصف ۳۰ جون کو ختم ہو چکا ہے اِس عرصہ میں ہر مجلس کی طرف سے اُن کے منظور شدہ بجٹ کی نصف رقم مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے تھی۔ زعماء کرام سے التماس ہے کہ اِس امر کا جائزہ لیں اور تدریجی بجٹ کی کمی کو جلد پورا فرما کر ممنون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف

"مسیح ہندوستان میں"

عمدہ کاغذ و طباعت کے ساتھ اصل لاگت پر مل سکتی ہے۔ اِس کے علاوہ سلسلہ کی دوسری کتب کے لئے بھی ہم سے رجوع کیجئے۔

نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اِسلام کے دِن قریب آ رہے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اب دُنیا میں اسلام کا مذہب پھیلے گا اور باقی سب مذاہب اس کے آگے ذلیل اور حقیر ہو جائیں گے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۴۳)

یہ کام مالی اور روحانی جہاد چاہتا ہے اور اس کے لئے مسلسل جدّوجہد درکار ہے جو جاری ہے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ اسی غرض سے قائم کیا گیا ہے اِس میں فراخدلی سے حصہ لیجئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے سعی فرمائیے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

نمایاں کامیابی اور درخواستِ دُعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال میری بہو عزیزہ ثمر شیریں بیگم انتصار احمد عباسی مقیم ورجینیا واشنگٹن نے بی۔ اے اور میری بیٹی عزیزہ فاطمہ عباسی نے بی۔ ایس سی میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی۔ نیز میرے بیٹے عزیزم شاہد احمد عباسی نے ایم۔ ایس سی کیمسٹری میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی ہے۔ اب وہ اعلیٰ تعلیم کی غرض سے امریکہ جانیوالے ہیں۔ سب بہنوں بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کامیابیوں کو خیر و برکت کا موجب بنائے اور آئندہ دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

(سکینہ عباسی سیکرٹری خدمتِ خلق لجنہ لاہور)

اخبارِ احمدیہ ــ (بقیہ صفحہ اوّل)

شوق، خوشی اور رغبت کے ساتھ خدا اور اس کے رسول کے جملہ احکامات کی تعمیل کرے اور اس اطاعت میں کسی قسم کے جبر کا دخل نہ ہو۔ آپ نے بتایا کہ اگر انسان اصلاح کی خاطر اپنے نفس پر خود جبر کرے تو وہ اطاعت کے مفہوم میں شامل ہے البتہ باہر سے اگر اس پر کسی قسم کا جبر ہو تو وہ اطاعت کے منافی ہوگا۔ خوشی اور شوق کے ساتھ خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت ہی وہ نعمت ہے جو انسان کو ایمان کے ثمرہ کے طور پر عطا کی جاتی ہے اور جس کی بدولت صحیح اسلامی زندگی اور اسلام کا وہ حسین معاشرہ قائم ہوتا ہے جو حقیقی معنوں میں دُنیا میں امن و سکون کی جنّت پیدا کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی تصانیف میں ہمیں بار بار اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میری والدہ اور ہمشیرہ بیمار ہیں احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار رشید احمد صابر
منیجر پی۔ آئی۔ اے۔ ربوہ)

اہالیانِ ربوہ کے لئے

خوشخبری

آپ کے شہر ربوہ میں روزنامہ جنگ کی ایجنسی قائم ہو چکی ہے خواہش مند حضرات صوفی یوسف شفاخانہ کی دکان رحمت بازار سے خرید سکتے ہیں اور گھر پر بھی پہنچانے کا انتظام ہے۔

محمد نصر اللہ
نیوز ایجنٹ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴